اداریہ:

اسلام میں ''امام'' کا مفہوم بہت ہی بلند وبالا ہے۔ امام اسلام کے مکمل اعتقادی نظام کا چلتا پھرتا اور جیتا جاگتا نمونہ ہے۔ امام کی ذات مذہب کی تجلی ہے۔ ''امام'' انسان کامل'' کے تصور کا زندہ مجسم اور خدا کی خلقت کا کامل ترین نمونہ ہے۔

اسی وجہ سے اسلام میں امام کا ہر عمل ''اُسوہ'' اور ہر کلام ''سند'' قرار پاتا ہے۔ اسلام میں عنوان (بطور مطلق) ان ذات مقدسہ کو دیا جاتا ہے جو علم ودرک الٰہی، تقویٰ، پرہیزگاری، امانتداری اور تقرب الٰہی کے اس درجے پر فائز ہیں کہ ان میں ''خطا'' اور غلطی کا امکان ہی نہیں۔ وہ معصوم اور قرآن ناطق (بولتا ہوا قرآن) ہیں۔

امام کی اہم ترین صفت ''عدالت'' ہے۔ عادل ہونا ہی سچے اور واقعی ''امام'' کو دوسرے دعویداروں سے ممتاز کرتا ہے۔ عدالت، دوسری صفتوں کی طرح ایک صفت نہیں بلکہ تمام اچھے صفات سے مزین ہونے اور ناپسندیدہ صفات کے دور ہونے کی مجموعی صورت کا نام ہے۔ عادل ہونا، عالم یا زاہد ہونے کی طرح ہی نہیں بلکہ جب کسی شخصیت میں علم، زھد، تقویٰ، شجاعت دینداری، حقوق الٰہی، حقوق نفس، حقوق الناس سب کی رعایت کی مجموعی کیفیت آجائے اس وقت اس کو ''عادل'' کہا جاتا ہے۔ اس کی شخصیت میں یہ صفت ایسی رچ بس جاتی ہے کہ اس کا ہر عمل، اس کا ہر قول، اس کی ہر بات موزوں، مناسب اور صحیح ہوتی ہے، فرزند کی حیثیت سے، شوہر کی حیثیت سے باپ کی حیثیت سے ہونا، بھائی کی حیثیت سے معلم، مرشد، رہبر اور فرمانبردار کی حیثیت سے وہ کبھی جادہ حق وانصاف سے نہیں ہٹتا۔ اس وقت اس ذات کو ''عادل'' کہا جاتا ہے۔ یہ عدالت کی صفت کامل طور پر تو ''معصوم'' اور امام میں متجلی ہوتی ہے، مگر اس صفت کا اظہار، مختلف درجوں میں افراد میں بھی ہوتا ہے۔ جس عام فرد میں معمولی درجے پر یہ صفت آجاتی ہے وہ عالم الٰہی، عارف باللہ یا مسلمانوں کا رہبر بن

جاتا ہے۔ اس کو بھی ''امام'' کہا جاتا ہے مگر یہ امام اس مطلق مفہوم میں نہیں جس میں معصوم کو امام کہا جاتا ہے۔ امام خمینیؒ اسی مفہوم کے حامل تھے۔ عدالت کی صفت جس وقت اور معمولی درجے پر بھی افراد میں آجاتی ہے، اس وقت ایک مثالی معاشرہ قائم ہوتا ہے۔

'عدالت کی صفت میں ایسی کشش ہے کہ کسی ''امام عادل'' کی موجودگی اس کا سبب بنتی ہے کہ معاشرہ کے افراد کا رجحان عدالت کی طرف ہوجائے اور ان میں عدالت کا پرتو نظر آنے لگے۔ عام افراد بھی رہبر عادل کی اقتدا و پیروی کرتے ہیں۔ اس کی صفت عدالت سے پورا معاشرہ منور ہوجاتا ہے۔ حاکم اور فرمانروا کی حیثیت سے ہوتا ہے، معاشرہ میں ان کا دور دورہ ہوتا ہے اور جن کا تعلق تاریکی، برائی، اور نفاق سے ہوتا ہے ان کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے۔

جو کچھ عرض کیا گیا اس کا کامل مصداق تو صرف معصومین اور ائمہ اطہار ہیں لیکن ان کے غلاموں میں سے بھی جو ان کی پیروی کرتا ہے وہ ان کے فیض سے بہرہ ور ہوتا ہے اور اس میں بھی ایک حد تک یہ خصوصیات آجاتی ہیں۔ امام خمینیؒ اس بات کا روشن نمونہ ہیں۔

امام خمینیؒ کے وجود اور ان کی کامیابی نے ثابت کردیا کہ آج بھی جب کوئی پاکیزہ نفس فرد جس کی شخصیت میں اسلامی عدالت رچ بس گئی ہو، معاشرہ میں عدالت قائم کرنے کی دعوت دیتا ہے تو نہ صرف معاشرہ لبیک کہتا ہے بلکہ اس معاشرہ میں انقلابی تبدیلی بھی آجاتی ہے۔ امام خمینیؒ کی کامیابی اس کا مظہر ہے کہ ایران کا معاشرہ عدالت کے اسی پیغام کو سننے کیلئے بیتاب تھا جس کی صدا چودہ صدیوں پہلے عالمی فضا میں گونجی تھی اور جس ملکوتی آواز نے دنیا کے لاکھوں کروڑوں انسانوں کے دلوں کو آزادی، عدالت، روحانیت کی لذت سے آشنا کیا تھا۔

امام خمینیؒ کی دعوت پر بھی کروڑوں انسان اٹھ کھڑے ہونے اور کروڑوں انسانوں کے دلوں میں خود ہی، اسلامی آزادی اور عدالت کی مشعل روشن ہوگئی جس سے دنیا کا توازن بدل گیا ان کو خداوند امام خمینیؒ کو اپنی رحمت کے سایۂ میں جگہ دے اور انھیں محمدؐ وآل محمدؑ کے ساتھ محشور فرمائے۔

❀❀❀